دل کی بات

پاکستان...... تجربات کی بھٹی

۵۳ سال سے پاکستان تجربات کی بھٹی بنا ہوا ہے۔ سیاست دان، حکمران، دانشور، نوکر شاہی اور ہر شعبہ کے ماہرین فن لنگر لنگوٹ کس کر میدانِ کار زار میں اترے ہوئے ہیں اور باری بدل بدل کر اپنے اپنے فن کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ لیکن جو تماشا گزشتہ مہینے رونما ہوا وہ اپنی نوعیت میں منفرد اور محیر العقول تھا۔ سابق وزیر اعظم مسٹر نواز شریف اور ان کے پورے "شریف" خاندان کو جائداد اور دیگر اثاثوں کی ضبطی کے عوض رہا کر کے سعودی عرب بھیج دیا گیا۔ موجودہ عسکری حکومت نے قومی دولت لوٹنے، کرپشن کو رواج دینے اور قومی اداروں کو تباہ و برباد کرنے کے جرم میں ان کی حکومت کا خاتمہ کر کے اقتدار پر قبضہ کیا تھا اور ملکی خزانہ کی لوٹی ہوئی ایک ایک پائی ان سے وصول کرنے کا اعلان کیا تھا۔ ان پر مقدمات چلے اور عدالت عظمیٰ نے انہیں سزا سنائی۔ کئی مقدمات ابھی زیر سماعت تھے مگر اچانک ایک خفیہ ڈیل کے ذریعے اس سزا یافتہ طائفے کو رہا کر دیا گیا۔ حکومت کا یہ مؤقف نہایت کمزور ہے کہ ہم نے لوٹی ہوئی دولت کا بہت سا حصہ وصول کر لیا ہے جبکہ وہ لوٹے ہوئے مال کا عشر عشیر بھی نہیں۔ انہوں نے سیانے چور کی طرح پہلے ہی اپنی دولت ملک سے باہر منتقل کر دی تھی۔ سوال یہ ہے کہ جب وہ سزا یافتہ مجرم تھے تو انہیں کیوں چھوڑا گیا؟ کیا مختلف جرائم کی پاداش میں ملک کی جیلوں میں قید دیگر سزا یافتہ قیدی بھی اس فیصلے سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟

بے نظیر زرداری اور مسٹر نواز شریف نے تو اپنے اپنے عہدِ اقتدار میں عدالتوں کا وقار خاک میں ملایا ہی تھا مگر حالیہ ڈیل نے عدالتی وقار میں کونسا اضافہ کیا ہے۔؟ ہم دیانت داری سے یہ سمجھتے ہیں کہ اس اقدام سے وطن عزیز کی بہادر افواج کی عزت و وقار بھی مجروح ہوئے ہیں اور حکومت نے اپنی کمزوری اور بے بسی کا اظہار کر کے قوم کو مایوس کیا ہے۔ اس سلسلہ میں جناب چیف ایگزیکٹو کی تقریر بھی دلائل کے اعتبار سے انتہائی کمزور اور مایوس کن تھی۔ وہ عوام کے ذہنوں میں اٹھنے والے سوالات کو ختم نہ کر سکے۔ اور اس اقدام کا کوئی معقول جواز پیش نہ کر سکے۔ کارگل کے محاذ پر فوج اور وطن کی عزت خاک میں ملانے والے، مجاہدین کو پکڑ کر امریکہ کے حوالے کرنے والے، علماء کو جعلی پولیس مقابلوں میں قتل کرانے والے اور عدلیہ و انتظامیہ کو تباہ و برباد کرنے والے قومی مجرموں کو یوں چھوڑ دینا کسی بھی اعتبار سے قرینِ انصاف نہیں۔ احتساب کے اس انوکھے انداز کو کیا نام دیا جائے۔

پاکستان کے عوامی و عسکری حکمران اور سیاست دان گزشتہ نصف صدی سے ملک میں جو سیاسی کھیل کھیل رہے ہیں اس کا نتیجہ ہمہ گیر تباہی و زوال کی صورت میں آج ہمارے سامنے ہے۔ جاگیردار اور سرمایہ دار باریاں بدل بدل کر لیلائے اقتدار سے شب باشی کرتے رہے تو فوج کیسے لطف اندوز ہوئے بغیر رہ سکتی

تھی۔ اس طبقاتی کشمکش نے ہمارے وطن کو بے حال کر دیا ہے۔ ۵۳ برسوں سے تجربات کی بھٹی جل رہی ہے اور پوری قوم اس بھٹی میں جل رہی ہے۔ صرف "اتفاق" کی بھٹی بند کرنے سے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ سیاسی عدم استحکام، اخلاقی زوال اور اقتصادی و معاشی تباہ حالی کا ذمہ دار کسی ایک طبقے کو قرار نہیں دیا جا سکتا۔ تمام مقتدر اور بالادست طبقات اس گلشن کو برباد کرنے میں برابر کے شریک ہیں۔ حمود الرحمن کمیشن رپورٹ اس پر ایک بڑی شہادت ہے۔ یہ تیس برس قبل شائع ہو جاتی تو شاید بالادست طبقے اپنے قومی جرائم سے توبہ کر کے ان کا اعادہ نہ کرتے مگر بھٹی جل رہی ہے اور پھر بلدیاتی انتخابات کا نیا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ فرق یہ ہے کہ اس مرتبہ اس تجربے کا دورانیہ خاصا طویل ہے۔ اس کا فائدہ بھی سوائے اس کے کچھ نہ ہوگا کہ موجودہ عسکری حکومت اپنے اقتدار کو کچھ طول دے لے گی۔ مگر حکومت اس نظام کے ذریعے جو انقلابی تبدیلیاں لانا چاہتی ہے وہ تو پھر بھی نہیں آ سکیں گی۔ جو لوگ ناظم اور نائب ناظم منتخب ہوئے ہیں وہ انہی سیاست دانوں کی باقیات السیئات ہیں جن کو ملک کے ناظم اعلیٰ جناب جنرل مشرف نے اقتدار سے الگ کیا ہے۔ وہی موروثی و پیدائشی جاگیردار اور سرمایہ دار پھر نئے تجربے کی برکت سے اقتدار میں آ گیا ہے۔

ہم اپنی بہادر عسکری حکومت سے گزارش کریں گے کہ اب پاکستان کے حال پر رحم کریں اور قوم کو ناکردہ گناہوں کی مزید سزا مت دیں۔ حکومت کا نظریاتی قبلہ درست کر کے نفاذِ اسلام کی طرف پیش قدمی کریں یہ پوری قوم کی متفقہ آواز ہے، اس آواز کو گوشِ ہوش نیوش سے سنیں اور دل میں جگہ دیں۔

۶ عرب ممالک کا اتحاد، امید کی نئی کرن:

خبر آئی ہے کہ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے چھے ممالک نے اپنا دفاع، کرنسی اور اقتصادیات مشترکہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ دیگر مسائل میں بھی وہ مشترکہ حکمت عملی اختیار کریں گے۔ یورپی ممالک کے مقابلے میں عرب ممالک کا اتحاد مسلم امہ کے مفادات کے حوالے سے امید کی نئی کرن ہے۔ ان ممالک نے عراق کے صدر صدام حسین سے بھی کہا ہے کہ وہ معتدل رویہ اختیار کریں۔ اگر صدام حسین اس کا جواب اثبات میں دیں تو گویا اس اتحاد میں ان کی شمولیت کا بھی امکان موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عرب ممالک کو جن وسائل سے مالا مال کیا ہے اگر وہ انہیں یہود و نصاریٰ کے تسلط سے آزاد کر لیتے ہیں تو امریکہ و یورپ کے کفار ان کے سامنے ٹھہر نہیں سکیں گے۔ شاہ فیصل شہید کو اسی جرم کی پاداش میں قتل کیا گیا کہ وہ امت مسلمہ کو متحد کرنے کے ساتھ ساتھ یورپ کے خلاف تیل کا ہتھیار استعمال کر رہے تھے۔

دوسری خبر ہے کہ سعودی عرب نے اپنے دفاع پر مامور امریکی افواج سے معاہدہ ختم کر کے پاکستانی افواج کو بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں جنرل مشرف جلد سعودی عرب کا دورہ کر رہے ہیں۔ اللہ کرے کہ ارضِ مقدس یہودی و نصرانی امریکی افواج سے پاک ہو۔ اللہ تعالیٰ اس اتحاد کو کامیاب فرمائیں اور امریکہ و یورپ کی سازشوں سے محفوظ رکھیں (آمین)